

49794- حاملہ اور دودھ پلانے والی روزہ نہیں رکھیں گی بلکہ وہ قنناء کریں گی اور انہیں کھانا کھلانا کفایت نہیں کرے گا

سوال

میں نے پڑھا ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے بدون قنناء کے کھانا کھلا کر روزہ ترک کرنا جائز ہے، اور اس کی دلیل میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ روایت پیش کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے ہمیں اس کے متعلق بادلائل معلومات فراہم کریں اللہ تعالیٰ آپ کو برکت سے نوازے۔

پسندیدہ جواب

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت اگر روزے نہ رکھے تو اس کے حکم میں علماء کرام کے کئی ایک اقوال ہیں:

پہلا قول: انہیں صرف روزوں کی قنناء کرنا ہوگی، امام احمد، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اور صحابہ کرام میں سے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہی کہا ہے۔

دوسرا قول: اگر انہیں آپ پر خدشہ ہو تو صرف قنناء ہوگی، اور اگر انہیں اپنے بچے کا خدشہ ہو تو قنناء کے ساتھ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں گی، امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہی ہے، جصاص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی بیان کیا ہے۔

تیسرا قول: انہیں صرف کھانا کھلانا ہوگا، اور ان پر قنناء نہیں، صحابہ کرام میں سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول ہے، اور ابن قدامہ رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی یہی بیان کیا ہے۔

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (37/3)۔

ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ:

اور ان پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں ایک مسکین کو کھانا بطور فدیہ ہے "ابن عباس کہتے ہیں کہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے لیے رخصت تھی کہ وہ روزے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی روزہ نہ رکھیں بلکہ اس کے بدلے میں ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائیں، اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت بھی اگر خوف محسوس کرے تو وہ بھی۔

ابوداؤد کہتے ہیں: یعنی اگر انہیں اپنے بچے کا خدشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں بلکہ اس کے بدلے میں کھانا کھلائیں۔ سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2318)

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

بزار نے بھی اسے روایت کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی حاملہ ام ولد کو کہتے تھے، تو اس کی مانند ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھے اس لیے تجھ پر فدیہ ہے اور قنناء نہیں۔ حافظ رحمہ اللہ نے التلخیص میں کہا ہے کہ: دارقطنی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

جصاص رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب احکام القرآن اس مسئلہ میں صحابہ کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اس میں سلف رحمہ اللہ تعالیٰ تین وجہوں میں اختلاف کیا ہے: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے: جب وہ روزہ نہ رکھیں تو انہیں قضاء کرنا ہوگی ان پر فدیہ نہیں ہے، اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: ان پر قضاء نہیں بلکہ فدیہ ہے، اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے: انہیں قضاء اور فدیہ دونوں ادا کرنا ہونگے۔ اھ

صرف قضاء کے قائلین نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے:

1- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے، اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے بھی) سنن نسائی حدیث نمبر (2274)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو مسافر کی مانند قرار دیا ہے، مسافر روزہ نہیں رکھتا بلکہ بعد میں اس کی قضاء کرتا ہے تو اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت بھی۔

دیکھیں: احکام القرآن للجصاص۔

2- مریض پر قیاس: جس طرح مریض روزہ نہیں رکھتا اور بعد میں قضاء کرتا ہے، تو اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت بھی قضاء کرے گی۔

دیکھیں: المغنی لابن قدامة المقدسی (37/3) المجموع (273/6)۔

علماء کرام کی ایک جماعت نے یہی قول اختیار کیا ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ بمجموع الفتاویٰ میں کہتے ہیں:

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا حکم بھی مریض کا حکم ہی ہے، جب ان دونوں پر روزہ رکھنے میں مشقت ہو ان کے لیے روزہ نہ رکھنا مشروع ہے، اور مریض کی طرح جب استطاعت ہو تو قضاء کرنا ہوگی، اور بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ ہر دن کے بدلے میں انہیں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا، اور یہ قول ضعیف اور مرجوح ہے۔

صحیح اور راجح قول یہی ہے کہ ان پر مسافر اور مریض کی طرح صرف قضاء ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿تَمِّمْ مِنْ سَعَىٰ مَرِيضٍ يَوْمَئِذٍ مَسَافِرَهُ دُونَ مَنِّ مَنِّ يَوْمَئِذٍ﴾ البقرة (184)۔ اھ

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ (225/15)۔

اور شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی قول ہے:

اس میں صحیح یہ ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت قضاء کرے گی، اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو یہ مروی ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کھانا کھلائے، یہ قول مرجوح اور دلائل شرعیہ کے خلاف ہے۔

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے﴾۔ البقرة (185)۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی کو مریض کے ساتھ ہی ملایا جائے گا اور وہ بوڑھے اور عاجز شخص کے حکم میں نہیں، بلکہ وہ دونوں مریض کے حکم میں ہیں لہذا وہ بھی استطاعت ہونے کے وقت بطور قضاء روزہ رکھیں گے چاہے قضاء میں تاخیر ہو جائے۔ اھ

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ (227/15)۔

اور فتاویٰ اللجیۃ الدائمۃ میں ہے کہ :

اگر حاملہ عورت رمضان کے روزے رکھنے سے اپنے آپ یا پھر اپنے بچے کو نقصان ہونے کا خدشہ محسوس ہو تو اس پر صرف قضاء ہوگی، اس میں اس کی حالت بھی مریض ہی کی طرح ہوگی جو روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا یا پھر اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے﴾۔ البقرة (185)۔

اور اسی طرح دودھ پلانے والی عورت بھی جب اپنے آپ پر خدشہ محسوس کرے کہ رمضان میں اگر اس نے بچے کو دودھ پلایا تو اسے نقصان ہوگا یا پھر روزہ رکھے تو بچے کو نقصان ہوگا اور اسے دودھ نہیں پلانے گی تو اسے روزہ نہ رکھے اور بعد میں صرف قضاء کرے گی۔ اھ

دیکھیں فتاویٰ اللجیۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (220/10)۔

اور فتاویٰ اللجیۃ الدائمۃ میں یہ بھی ہے کہ :

حاملہ عورت پر روزے رکھنا واجب ہیں، لیکن اگر اسے اپنے آپ یا بچے پر خدشہ ہو تو اسے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، لیکن وضع حمل اور نفاس ختم ہونے کے بعد روزوں کی قضاء کرنا ہوگی۔۔۔ روزوں کے بدلے کھانا کھلانا کفایت نہیں کرے گا، بلکہ روزے ضرور رکھنا ہونگے اور روزے ہی کھانے سے کافی ہیں۔ اھ دیکھیں : فتاویٰ اللجیۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (226/10)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ شرح الممتع میں اس مسئلہ میں دونوں پر صرف قضاء کا قول اختیار کیا ہے اور علماء کرام کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

میرے نزدیک یہ قول سب سے زیادہ راجح ہے، اس لیے کہ یہ مریض اور مسافر کی طرح ہیں جس کی بنا پر ان پر صرف قضاء لازم ہوگی۔ اھ

دیکھیں الشرح الممتع (220/6)۔

واللہ اعلم۔